اسے تو دو دن بکیس کربلا گذر گیا ہے یون تا آج
برگ سے گل کے تلوے نازکتر ہین جنکے سو ہیہات
اُنکے سوا اک اور مصیبت واسطے اُنکے کام تمام
نہین گذرتا اُتنا ہرگز جی مین اہل شقاوت کے
جاتی ہین جو خوار و نزار اونٹو کی پشت پہ بے محمل
جنھون کی جانب یار ادب سے نہ کی ملائک نے کبھو نگاہ
شام لیے جاتے ہین اُنکو اس صورت سے ہای ستم
پھرے چلو جتنا فرے پکارین تک ہمسای اہل عناد
کون ہے ایسا رحم کرے جو حالپہ اُنکے آجکے دن
غرض جو کچھ گذرے ہے اُسپر تاب کسے ہے سننے کا
عقل فلاطون چکر مین ہے کون اس حرف کا ہے موجد
اشک کی جا گر خون کے قطرے ہر اک چشم سے گرتے ہین

نہ بیٹھے کے سر پر چہرہ نہ بیٹی پر چادر ہے
پاے برہنہ جاتا ہے ہر خار جنگل کا نشتر ہے
دھوپ کی شدت سے ہر کنکر فرے زمین پر اخگر ہے
قتل کیے سب بیٹے باقی ایک سبط پیمبر ہے
کوئی مان اُنمین ہے اُسکی کوئی اُسکی خواہر ہے
صورت و سر اُن لوگون نے مقنع نہ چادر ہے
کوئی نہ اب مونس ہے اُنکا کوئی نہ اُنکا یاور ہے
نے تاثیر اُنکے نالے مین نے فریاد موثر ہے
کس سے کہین وہ درد کو لینے داد رس نہ داور ہے
بس تو اب خاموش ہو سودا حالت عمر کی ابتر ہے
جو ظلم اُنپر آج ہوا مقدور فلک سے باہر ہے
خوب رُلایا سب کو تو نے اُسکی جزا اے اکبر ہے

مرثیہ

کیا ہوا ہاے خدا آج حسین مظلوم
کشتۂ تیغ جفا آج حسین مظلوم

تشنہ کربل مین موا آج حسین مظلوم
کس جگہ ہو گا پڑا آج حسین مظلوم

کہنے سے کوفیون کے کرب و بلا مین آکر
تیغ اور تیر کے زخم اپنے بدن پہ کھا کر

خویش و فرزند و برادر یہ سبھی کٹوا کر
ذبح خنجر سے ہوا آج حسین مظلوم

مکر سے شامیون نے اُسکے تئین بلوایا
آخر الامر سر اپنے کے تئین کٹوایا تو

قول و فعل اُنکے سے وہ کرب و بلا مین آیا
کھا گیا اُن کی دغا آج حسین مظلوم

لڑنے میدان مین سپاہی جو کوئی جاتا ہے
مکر سے اسطرح کوئی آپ کو کرواتا ہے

یون بھی ہوتا ہے کہ لڑ بھڑ کے وہ پھر آتا ہے
ٹھور جون رستمین رہا آج حسین مظلوم

لاڈ کی بات نبی جن کی سدا سہتا تھا
جسکو آفاق حسین ابن علی کہتا تھا

رات دن دوش مبارک ہی پہ جو رہتا تھا
اُسکو عالم نے کہا آج حسین مظلوم

وہ جگر فاطمہ کا اور علی کا دلبر
خاک پر دھوپ مین تن اُسکا پڑا ہے بے سر

ظلم کی تیغ سے کربل کی زمین کے اوپر
سویا لہو میں نہا آج حسین مظلوم

سعی سید ان میں بیٹوں کا پڑا سب نیارا
اوسکا بھائی لب دریا پہ پڑا ہے مارا
لگ رہے دادا کا دیکھو تو بدن سے سارا
لے فرزندوں کو گیا آج حسین مظلوم

راوی لکھتا ہے کہ جب چور ہو وہ زخمین لڑا
امر بر خالق اکبر کے ہو راضی برضا
کہا گھوڑے سے کہ جا کر یہ ہووے زین جدا
کر گیا جان فدا آج حسین مظلوم

جس طرح سے ہو رضا حق کی تو راضی رہیو
گاہ میں حرف شکایت نہ زبان سے کہیو
گذرے جتنے سر پہ ترے رنج و محن سب سہیو
یوں بھتیجے کو کہہ کے گیا آج حسین مظلوم

تابع مرضی حق میرے الم میں رہیو
اور دعا دوستوں کو میرے وطن میں کہیو
جو بعدی ہو ترے سر پہ اسے تو سہیو
یہ سخن کہہ کے موا آج حسین مظلوم

جانا قسمت سے اگر ہووے مدینے کی زمین
سب حبیبوں کو کیا کشتۂ اعدائے دین
یار اور دوست کو کہیو کہ مرے پاس آئین
کہہ سلام اور دعا آج حسین مظلوم

پوچھے گر تجھ سے سکینہ کہ نہ بابا آیا
پھر یہ کہیو جو نہ مانے وہ ترا ابتلا
کہیو میں منزل مقصد میں اسے پہونچایا
زین جا چھوڑ رہا آج حسین مظلوم

کہیو زینب سے سکینہ کو کیا کیجو پیار
تم سوا اور کوئی اسکا نہیں اب غمخوار
اسکے تم در پے دلداری کے رہیو ہر بار
اس سے بیٹی دور پڑا آج حسین مظلوم

اس وصیت کے ہوا بعد جو مقتول وہ شاہ
یوں زبان اپنی میں کہنے لگا وہ بھر کر آہ
بھر جبین لہو سے لی گھوڑے نے خیمے کی راہ
گیا گنوا کے گلا آج حسین مظلوم

ہو گیا دیکھ اسے محشر کا حرم میں مین
رو رو کہتے ہیں حرم اس کی با آواز حزین
گر نظر تو ہو سے گھوڑے کی بھری ہوئی جبین
تن کہاں جا کے کھوا آج حسین مظلوم

بولی زینب کہ جبین پہ ہی ترے خون کسکا
بولا گھوڑا کہ نشان خاک میں وہ اب کسکا
جلد کہدے تو مجھے اب یہ لہو ہے کس کا
پشت سے میری گرا آج حسین مظلوم

خلق کے کہنے میں اسکا جو ہوا خون یہاں
واسطے کہنے کو وصیت کی میں آیا ہوں یہاں
میری پیشانی پہ اسکے ہی لہو کا ہے نشان
ہے پڑا خون سے جا آج حسین مظلوم

سنکے گھوڑے سے وصیت کو حرم میں برپا
تاب آگے نہیں سودا مجھے بولوں سو کیا
ہو گیا روز قیامت کا سا اس دم غوغا
حیف یوں جنگ سے گیا آج حسین مظلوم